Name of Scholar : Mohammad Saleem
Name of Supervisor : Prof. Ahmad Mahfooz
Department of Urdu
Title : Iqbal Se Mutalique Mazameen Ka Tajziyati Mutalah

تلخیص ABSTRACT

اردو ادب اور شاعری کی راہ میں بے شمار شاعروں نے جنم لیا لیکن کوئی شاعر ایسا نہیں جس کی فکر کے متعلق ایسے عالم گیر امکانات کی توقع کی جائے جو اقبال نے پیش کیے۔ یہ وہی عظیم شاعر ہے جس نے ایک ایسی فکر کو پیدا کیا جس نے شاعری کو با مقصد بنا دیا۔ جس نے نوجوانوں کو اُونچی پرواز میں اُڑنے کی دعوت دی۔ جس نے جدوجہد، عمل پیہم، اور یقیں محکم کو انسانی زندگی کا راستہ بتایا۔ جس نے انسانیت سے تعلق رکھنے والی ہر فکر کو اپنی شاعری میں پیش کیا۔ یہ ہی وجہ ہے کہ صدیوں تک ان کا نام زندہ رہے گا۔

اس مقالے میں اقبال کے فکروفن سے متعلق اہم تر موضوعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس میں بیسوی صدی کے نمایاں اقبال شناسوں اور نقادوں کی وہ تحریریں شامل ہیں جو ہندوستان کے اردو رسائل میں شائع ہوئی ہیں۔ یہاں صرف ان مضامین کو شامل کیا گیا ہے جن سے وسیع تر استفادے کی صورت نکل سکے اور اس علمی سرمائے کا جائزہ لیا جا سکے جو اہل علم و دانش نے اقبالیات کے فروغ کے حوالے سے پیش کیا ہے۔

موضوعِ مقالہ ''اقبال سے متعلق مضامین کا تجزیاتی مطالعہ'' کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلا باب علامہ اقبال کی ابتدائی زندگی اور ان کی تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق ہے۔ اس باب میں اقبال کی زندگی کے مختلف حالات پر بالترتیب نظر ڈالی گئی ہے۔ زیادہ طوالت سے کام نہ لیتے ہوئے واقعات کو دلچسپ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

مقالے کے دوسرے باب میں اقبال کے ذہنی وفکری ارتقا پر نظر ڈالی گئی ہے۔ اقبال کی زندگی مختلف نشیب و فراز سے گزرتی ہوئی ایک ستارے کے مانند روشن ہوئی۔ اقبال پر لکھی گئی سوانح یا تو بہت طویل ہیں یا ان کا اختصار سوانحوی حالات کو بیان کرنے سے قاصر رہا ہے۔ اِس مقالے کے پہلے دو ابواب میں اقبال کی مکمل سوانح کو بیان کیا گیا ہے۔

تیسرا باب اقبال شناسی کی ابتدا اور ارتقا پر ایک تنقیدی جائزہ پر مشتمل ہے۔اس باب میں اقبال شناسی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔مختلف ادوار میں اقبال شناسی کی کیا صورت حال رہی ۔اقبال کو کس نے متعارف کرایا۔اقبال کیسے مشہور ہوگئے ۔اقبال کے بارے میں سب سے پہلے کس نے مضمون لکھا۔اِس باب میں مجموعی طور پر اقبال شناسی کی ابتدا اور ارتقا کا تنقیدی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اقبال پر لکھنے والوں نے متنوع مضامین لکھے ہیں۔سیاست کا میدان ہو یا اقتصادیات کا،سماجیات کا ہو یا اخلاقیات کا ہر موضوع پر کچھ نہ کچھ مضامین ضرور مل جاتے ہیں۔

چوتھے باب میں اقبال کے فلسفہ خودی اور دیگر ایسے مضامین کا تجزیہ کیا گیا ہے جو ان کی فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔اقبال کا اسلوب بیاں ۔شعری نظریہ،اور شعری زبان کا ارتقا جیسے ۸۱ مضامین پر ماہرین اقبالیات کے نظریات کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔جو اقبال کی فکر اور فلسفہ سے متعلق ہیں۔

پانچوے باب کو اقبال کا فن اور شاعری کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔اس میں اقبال کی نظم،غزل سے متعلق مضامین اور دیگر ایسے مضامین کا تجزیہ کیا گیا ہے جو متفرق موضوعات پر لکھے گئے ہیں۔اس میں ۲۱ مضامین کو شامل کیا گیا ہے۔اس مقالے میں چند باتوں کو مدّنظر رکھتے ہوئے مضامین کی ترتیب کو تاریخی ترتیب پر رکھا گیا ہے۔ مثلاً ۱۹۳۸ کے مضامین کو پہلے اور اس کے بعد آنے والے مضامین کو اس کے بعد۔لیکن وہ مضامین جو ایک ہی مضمون نگار کے ہیں انہیں ایک ہی جگہ رکھا گیا ہے کیونکہ مضمون نگار کے پہلے مضمون کو ذہن میں رکھتے ہوئے مضامین کی ترتیب رکھی ہے۔اس مقالے میں صرف ان مضامین کو شامل کیا گیا ہے جو اقبال شناسی کے باب میں اہم مقام رکھتے ہیں۔

کل پانچ ابواب پر مشتمل اس تحقیقی مقالے کے مجموعی مباحث سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اقبال کے فکر و فلسفہ اور ان کے فن سے متعلق مضامین پر اگر مجموعی طور سے نظر ڈالی جائے تو ان کی تعداد ہزاروں میں پہنچتی ہے۔ ان میں ہندوستان اور پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کے رسائل میں شائع شدہ مضامین شامل ہیں۔لیکن چونکہ میرا مقالہ ہندستانی رسائل میں شائع شدہ مضامین تک ہی محدود ہے،اس لیے میں نے ان ہی مضامین کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ یہاں ایک قابل ذکر بات یہ بھی ہے کہ ہندوستانی رسائل میں پاکستان کے بھی کئی ماہرین اقبال کے مضامین اشاعت پذیر ہوئے ہیں،لہذا ان کے مضامین بھی اس مقالے میں زیر بحث آئے ہیں۔اس طرح اس مقالے کے ذریعہ اقبال کے بارے میں مکمّل معلومات بہم پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔